ناچاقیوں کے اسباب و علاج

02-July-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَة

یعنی جو جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیه، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"ناچاقیوں کے اسباب اور ان کا علاج"**۔ چونکہ ناچاقیوں کا علاج، اس کے اسباب جانے بغیر ناممکن ہے، لہٰذا ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے تعلق سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور نصیحت و عبرت کی حکایات بیان کی جائیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک ہمارے گھروں کو شریعت و سُنّت کا گہوارہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوس وخَزْرَج کی داستان

مدینۂ پاک میں عرب کے دو قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام "اَوس" جبکہ دوسرے کا نام "خَزْرَج" تھا۔ اَوس وخَزْرَج پہلے تو بڑے اِتّفاق واِتّحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر پھر عربوں کی فطرت کے مطابق اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو "**جنگ بُعاث**" کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خون خرابے والی تھی کہ اس میں اَوس وخَزْرَج کے تقریباً تمام مشہور بہادر آپس میں لڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں اور دشمنیوں کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس تعلیم وتربیت کی بدولت اَوس وخَزْرَج کے تمام پُرانے اختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بے پناہ امداد کی، اِس لئے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان خوش نصیبوں کو نہ صرف "**انصار**" کا شاندار لقب عطا فرمایا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی محبت کو ایمان کی نشانی قرار دیا، چنانچہ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **ایمان کی نشانی انصار سے مَحَبَّت کرنا ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے دشمنی رکھنا ہے۔** (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حبّ الانصار، ۲/۵۵۵، حدیث: ۳۷۸۴)

ایک بار اَوس وخَزْرَج کے کچھ افراد مل جل کر ایک چوپال میں بیٹھے محبت بھری باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک غیر مسلم گزرا، اس نے جب دیکھا کہ اسلام نے اَوس وخَزْرَج کے درمیان اختلافات

کو دُور کرکے انہیں مَحبَّت وخلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، تو وہ حسد کی آگ میں جلنے لگا، اس نے ایک غیر مسلم نوجوان کو وہ نظمیں یاد کروائیں جو بُعاث کی جنگ کے بارے میں اَوس و خَزْرَج کے شاعروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا: جاکر اَوس وخَزْرَج کے مجمع میں بیٹھ کر انہیں یہ نظمیں سناؤ، جب اس نے یہ نظمیں سنائیں تو اَوس وخَزْرَج کے جذبات پھر سے بھڑک اٹھے اور دونوں بولے: آؤ پھر سے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ سب اسلحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ بڑی جلدی سے میدانِ جنگ پہنچے، دونوں قبیلے والوں کو روکا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تم جاہلیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت سن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور غیر مسلموں کی سازش تھی، چنانچہ دونوں نے توبہ کی، ایک دوسرے کو گلے لگایا اور مَحبَّت کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں واپس اپنے گھروں کو آگئے۔ (صراط الجنان، ۲/۱۹ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَوس وخَزْرَج کی اس داستان سے 2 باتیں معلوم ہُوئیں:

(1) پہلی بات یہ پتا چلی کہ جب بھی کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سلگنے لگے تو ایک سچے اور اچھے مسلمان کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لڑائی جھگڑے کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ صلح صفائی کے نام پر اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانا، ساتھ میں مرچ مصالحہ بھی شامل کر دینا، آپس کے جھگڑوں کو مزید ہوا دینا اور لڑائی جھگڑے کی طلبگار رہنا، یہ شیطان اور اس کے ساتھیوں کا طریقہ ہے۔

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ لڑائی جھگڑا امن کی فضا کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ دونوں

جانب والوں کو کمزور کرتا، انہیں معاشی اور معاشرتی نقصان میں مُبْتَلا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ **اَوس و خَزْرَج** کے قبائل جب جنگ لڑتے تو ان کا مال بھی ضائع ہوتا، جانیں بھی ضائع ہو جاتیں جبکہ ہاتھ کچھ نہ آتا، بلکہ اُلٹا یہ بے حد کمزور ہو جاتے۔ لڑائی جھگڑے کے انہی نقصانات کے پیشِ نظر کہا جاتا ہے کہ لڑائی جھگڑا شیطانی کام ہے۔ شیطان ہی اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح لڑائی جھگڑے کی آگ کو سلگا دے، چنانچہ

شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبردار کرتے ہوئے **پارہ 15 سُورۂ بَنِی اِسرائیل کی آیت نمبر 53** میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح **پارہ 7 سُورَۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 91** میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو یہ تلخ حقیقت ہمارے سامنے آئے گی کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دکھائی دے رہا ہے، مثلاً کہیں خاندان کے چھوٹا بڑا ہونے پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں اپنی قوم کی حد سے زیادہ سائڈ لینے کی وجہ سے ایک دوسرے سے اُلجھے ہوئے ہیں، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جا رہا ہے تو کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے، کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں، کہیں پڑوسنیں ایک دوسرے کی خون کی

پیاسی ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں جان قربان کرنے کے دعوے کرنے والی سہیلیوں میں ناچاقیوں کا سلسلہ ہے تو کہیں پورا گھر ہی گویا میدانِ جنگ کا تصور پیش کر رہا ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرتیں تو آج ہمارے مُعاشرے میں ناچاقیاں پیدا نہ ہوتیں بلکہ ہر طرف محبت و خیر خواہی کے نظارے ہوتے۔

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشْتَمِل چار(4) فرامینِ مُصْطفٰے سنئے، چنانچہ

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1)ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو۔(بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۳۰، حدیث:۲۴۵۷)

(2)ارشاد فرمایا: جو بلاوجہ جھگڑا کرتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت و آداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث:۱۵۳)

(3)ارشاد فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔(ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث:۳۲۶۴)

(4)ارشاد فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وقت تک کمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

جبکہ جو جھگڑا نہ کرے اس کے بارے میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا کرنا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، حدیث: ۲۰۰۰، ۴۰۰/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے جا غُصّہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بے جا غُصَّہ بھی ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو بڑے بڑے فتنے پیدا کرتا اور ناچاقیوں کے دروازے کھولتا ہے۔ غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے ، جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دُور) کرنے پر اُبھارے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۵۵)

بے جا غُصّے سے پیدا ہونے والی بُرائیوں کی نشاندہی

یادرہے! بلاوجہ غُصّے کے سبب بہت ساری بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں جو آخِرت کیلئے تباہ کُن ہیں، مَثَلًا ☆ غصے کے سبب حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ ☆ غیبتیں ہوتی ہیں۔ ☆ چغلی لگانے پر اُبھارتا ہے۔ ☆ دل میں چھپی ہوئی دُشمنی کو جنم دیتا ہے۔ ☆ رشتے داریاں ختم کرواتا ہے۔ ☆ جھوٹ کی طرف لے جاتا ہے۔ ☆ غصے کے سبب انسان لوگوں کی عزّتوں کو خراب کر دیتا ہے۔ ☆ اپنے سے کم مرتبے والے مسلمانوں کو کم تر سمجھنے کی گھٹیا سوچ جنم لیتی ہے۔ ☆ دونوں جانب سے گالی گلوچ کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔ ☆ انسان تکبُّر میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ ☆ بے جا مار دھاڑ پر اُتر آتا ہے۔ ☆ دوسروں کا مذاق اُڑاتا ہے۔ ☆ انسان کو دوسروں کی کاٹ کرنے پر اکساتا ہے۔ ☆ کسی کا لحاظ نہیں رکھتا۔ ☆ بعض اوقات غُصّے کی نحوست کی وجہ سے ہنستا بستا گھر اُجڑ جاتا ہے، یعنی میاں بیوی میں طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ☆ غُصّے میں مُبْتَلا شخص اپنے دشمن کے نقصان پر راضی اور خوش ہوتا ہے اور ☆ غصہ کرنے کے سبب اِحسان بھلانے جیسی خراب عادت پیدا ہوتی ہے وغیرہ۔

بعض لوگوں کا غُصّہ دل میں چُھپا رہتا ہے اور سالوں تک نہیں جاتا، اسی غُصّے کی وجہ سے وہ شادی غمی کے مواقع پر ایک دوسرے کے ہاں شرکت نہیں کرتے۔ بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی غُصّہ دل میں چُھپا کر رکھتے ہیں، اس کا اظہار یوں ہو جاتا ہے کہ اگر پہلے اس پر اِحسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے، اب اُس کے ساتھ اچھے سُلوک سے پیش نہیں آتے، نہ ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اگر اس نے نعت خوانی وغیرہ کا اِہتمام کیا تو مَعَاذَ اللّٰہ صرف نفس کیلئے ہونے والی ناراضی اور غُصّہ کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کرلیتے ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی لاکھ اچھا سُلوک کرے مگر وہ اپنی ضد پر اَڑے رہتے ہیں، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "**جامعِ صغیر**" میں ہے: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنی جو تجھ سے رشتہ کاٹے تُو اس سے جوڑ۔ (جامع صغیر، ص ۳۰۹، حدیث: ۵۰۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چُغلی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! چغلی بھی ایک ایسی منحوس بیماری ہے جو بہت زیادہ تباہی وبربادی لاتی اور آپس میں ناچاقی کا سبب بنتی ہے۔

چُغلی کسے کہتے ہیں؟

امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: کسی کی بات نقصان پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶)

لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا چُغلی کہلاتا ہے۔ (الزواجر

عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی، الکبیرة الثانیة والخمسون بعد المأتین: النمیمة، ۲/۴۶)

چُغلی کی مثالیں

مثلاً کسی طالبہ کا کسی دُوسری طالبہ کو سزا دِلوانے کے لیے اُستانی صاحبہ سے شکایت کرنا، بیوی کے سامنے اس کے شوہر کی کمزوریاں بیان کرنا، بھائی کو بھائی سے لڑوانے کے لیے اُس کے عیب ظاہر کرنا، اولاد کو ماں باپ سے دُور کرنے کے لیے ان میں پائی جانے والی بُرائیوں کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مثالیں موقع محل کی مناسبت سے چُغلی میں شامل ہوں گی۔

چغل خوری کی تباہ کاریاں

افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں چغلی کا مرض تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے لوگوں میں احترامِ مسلم کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا تھا اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتا تھا، مگر آہ! اب ہر طرف نفرتوں کی دیواریں قائم ہوچکی ہیں۔ چُغلی کی اس تباہ کن بیماری کے سبب گویا کہ اب گھر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، چنانچہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والے تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے کام آتے تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، چغل خوری جیسے منحوس شیطانی کام کی نحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں نہیں بلکہ

مِنٹوں میں جلا کر تباہ و برباد کرڈالتی ہے،اِسی طرح نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں،اداروں، تنظیموں اور تحریکوں کا امن خراب کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **چغل خوری** ہی کی تباہ کاریاں نظر آتی ہیں۔

آیئے !عبرت کے لئے 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

چغلی کے متعلق 3فرامینِ مُصطفٰےصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1)غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب،کتاب الادب، ۴۰۵/۳،حدیث: ۴۳۶۲)

(2)چغلی کھانے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے اللہ پاک کے بدترین بندے ہیں۔(مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عبد الرحمن بن غنم الاشعری، ۲۹۱/۶، حدیث: ۱۸۰۲۰)

(3)لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔

(بخاری،کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۱۱۵/۴،حدیث ۶۰۵۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ مبارک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:قَتَّات وہ ہے جو دو مخالفوں کی باتیں چھپ کر سُنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے، اگر یہ ایمان پر مرا تو جنت میں اَوَّلًا(سب سے پہلے) نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے، اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جائے گا۔(مرآۃ المناجیح،۶/ ۴۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ناچاقیوں اور آپس کی اَن بَن کا ایک اہم سبب جھوٹ بولنا بھی ہے۔

جھوٹ کی تعریف

کسی کے بارے میں خلافِ حقیقت خبر دینا (جھوٹ کہلاتا ہے)۔ قائل (یعنی جھوٹی خبر دینے والا انسان) گنہگار اس وقت ہو گا جبکہ (بلاضرورت) جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔ (حديقة ندية، القسم الثانی، المبحث الاول، ۱۰/۴)

آیئے! احادیثِ مبارَکہ میں بیان کردہ جھوٹ کی مختلف تباہ کاریاں سنتی ہیں، چنانچہ

جھوٹ کی تباہ کاریاں

☆ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، باب ماجاء في الصدق والكذب، ۳۹۲/۳، حديث: ۱۹۷۹) ☆ جھوٹ بولنا سب سے بڑی دھوکے بازی ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب في المعاريض، ۳۸۱/۴، حديث: ۴۹۷۱) ☆ جھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسند امام احمد، مسند ابي بكر الصديق، حديث: ۱، ۲۲/۱۶) ☆ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، ۱۴۲/۴، حديث: ۲۳۲۲) ☆ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا دوزخ کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زِیادہ ہے۔ (شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، حديث: ۴، ۲۱۳/۴۸۳۲) ☆ جھوٹ بولنے سے منہ کالا ہو جاتا ہے۔ (شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، ۲۰۸/۴، حديث: ۴۸۱۳) ☆ جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہ ہے۔ (معجم کبير، حديث: ۱۸، ۱۴۰/۲۹۳

ملخصاً) ☆جھوٹ بولنا منافق کی نشانیوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، حدیث:۱۰۶، ص۵۰) ☆جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ کریم کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ افراد میں شامل ہوں گے۔(کنز العمال، ۱۶/۳۹، حدیث:۴۴۰۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نقصان دینے والی چیز ہے۔ اس لیے عقلمند وہی ہے جو جھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے انسان نہ صرف جھوٹ کی تباہ کاریوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے سچ بولنے کے چند فائدوں کے بارے میں سنتی ہیں، چُنانچہ

سچ بولنے کے فائدے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☜جو سچ بولنے کا عادی ہوجائے، اللہ کریم اُسے نیک کار (نیک) بنادے گا۔ ☜اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہوجائے گی۔ ☜اُس کی بَرَکت سے وہ (انسان) مرتے وقت تک نیک رہے گا۔ ☜ بُرائیوں سے بچے گا۔ ☜وہ (انسان) ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ ☜ ہر قسم کا ثواب پاتا ہے۔ ☜اُس کی عزّت دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۴۵۲) ☜سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قدر اُنہیں اپنے رَبِّ کریم کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔(تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ:۳۵، ۷/۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 42 کی ترغیب

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ سچ بولنے والے مسلمانوں کو سچ بولنے کی کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں، لہٰذا جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہئے اور سچ کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے، اس کی برکت سے معاشرے سے ناچاقیوں کا خاتمہ اور اِتّفاق و اِتّحاد کا فیضان عام ہو جائے گا۔ یاد رہے! جس طرح گھر سے باہر ناچاقیوں کا علاج ہونا ضروری ہے، اسی طرح گھر کے اندر بھی اگر ناچاقی کا اندھیرا ہو جائے تو اس کو بھی روشنی میں تبدیل کرنا بہت ضروری ہے۔ گھر کے اندر ناچاقی کو ختم کرنے، گھر میں اتفاق و اتحاد کی فضا قائم رکھنے اور مدنی ماحول بنانے کا ایک موثر ترین ذریعہ گھر اور باہر مذاق مسخری وغیرہ سے بچنا بھی ہے۔ ان چیزوں سے بچنے کی ترغیب تو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے "63 **مدنی انعامات**" میں بھی دلائی ہے، چنانچہ

مدنی انعام نمبر 42 ہے: **کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) مذاق مسخری، طنز بازی، دل آزاری اور قہقہہ** لگانے (یعنی کھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے میں کامیابی حاصل کی (یاد رکھئے! کسی مسلمان کا دل دُکھانا کبیرہ گناہ ہے)

آپ بھی اپنے گھروں میں اِتّفاق و اِتّحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے آج ہی مَدَنی انعامات کا کارڈ حاصل کر کے روزانہ غور و فکر کرنے کی عادت اپنایئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

گالی گلوچ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کی وجوہات اور اسباب

سے متعلق سن رہی تھیں۔ یقیناً ہر اسلامی بہن جانتی ہے کہ گالی گلوچ بھی ان کاموں میں سے ہے جو بہت سی مصیبتوں، ناچاقیوں اور جھگڑوں کا سبب بنتے ہیں، اس لئے اس نحوست سے بھی خود کو بچانا چاہئے، آج بد قسمتی سے ہمارے گھروں وغیرہ میں بھی گالی گلوچ کا معاملہ عام ہو گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ گھر کے بچے بھی اسی لئے چھوٹی سی عمر میں ہی گالیاں دینا سیکھ جاتے ہیں ، یوں ان کی تربیت پر بُرا اَثر پڑتا ہے، اسی طرح باہر کا ماحول بھی بُری طرح گالیوں کی لپیٹ میں آچکا ہے، بہت سے ایسے بھی مسلمان ہیں جو بغیر کسی شرم کے معاذَاللہ گالیاں دیئے جارہے ہوتے ہیں اور اس بات پر انہیں کسی قسم کی شرمندگی بھی محسوس نہیں ہورہی ہوتی، ایسے لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ گالی دینا گناہ اور مسلمان کی شان سے بہت دور ہے، کئی احادیثِ کریمہ میں ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

معلوم ہوا! گالی گلوچ کرنا مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا، لہٰذا مسلمانوں کو اس طرح کے بُرے کاموں سے خود بھی بچنا چاہئے اور دوسروں کو بھی بچنے کی ترغیب دلانی چاہئے، تاکہ مسلمانوں میں محبت واُلفت کا پودا پروان چڑھے اور نفرت کا منحوس سایہ ختم ہو جائے۔

غیبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے متعلق سُن رہی تھیں۔ یاد رہے! ناچاقی کا ایک سبب غیبت بھی ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ **جسمانیت میں غیبت کی مثالیں:** اندھی، لنگڑی، ٹھگنی، لمبی، کالی وغیرہ کہنا۔ **دِین میں غیبت**

کی مثالیں: چور، دھوکے باز، نَماز میں سُستی کرنے والی اور والِدَین کی نافرمان وغیرہ کہنا۔

منقول ہے: غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سُرور ہے۔ اللہ کریم اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (اَلزَّواجِر، ۲/۲۵، ۲۴)

غیبت کی تباہ کاریاں

یاد رکھئے! ☆غیبت کے سبب ہنستے بستے گھر اُجڑ جاتے ہیں، ☆غیبت کے سبب سالوں کی دوستیاں ختم ہو جاتی ہیں، ☆غیبت کے سبب رِشتے ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، ☆غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ☆غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ☆کثرت سے غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ☆غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے۔ ☆غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔ ☆غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے۔ ☆غیبت کرنے والا (انسان) توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنت میں داخل ہو گا۔ ☆غیبت کرنے والا (انسان) قیامت کے دن کُتّے کی شکل میں اُٹھے گا۔ ☆غیبت کرنے والا (انسان) دوزخ کا بندر ہو گا۔ ☆غیبت کرنے والے (انسان) کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔ اور ☆قرآنِ کریم میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح قرار دیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر 12 میں اللہ کریم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرلیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُنا، اللہ کرے کہ تمام مسلمان غصّہ، جھوٹ، غیبت، چغلی گالی گلوچ وغیرہ چھوڑ دیں، اللہ پاک کی پاک بارگاہ میں سچی توبہ کریں اور تمام ناچاقیوں کو ختم کرکے آپس میں صُلح کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

یادرکھئے! صلح کرنا اور کروانا ربِّ کریم کو خوش کرنے والا کام ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے، صلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری سُنّت ہے، صلح کروانا بزرگوں کا معمول رہا ہے، صلح کرنے اور کروانے سے مسلمانوں کے دل خوش ہوتے ہیں، صلح کرنے اور کروانے سے شیطان ناراض ہوتا ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک کی رحمت اُترتی ہے، قیامت کے دن ربِّ کریم اپنے بندوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری روایت سنتی ہیں، چنانچہ

اللہ پاک صُلح کروائے گا

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ناچاقیوں کا علاج"** صَفْحہ نمبر 30 تا 32 پر لکھتے ہیں: حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسکرائے۔ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر میرے ماں باپ قربان! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس وجہ سے مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! اِس سے میرا اِنصاف

دِلا کہ اِس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (یعنی دعویٰ کرنے والا) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے اِتنا ارشاد فرما کر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا۔ کیونکہ اس وقت (یعنی قیامت کے دن) ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ کریم فرمائے گا: اس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے رب کریم! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں ایک ساتھ جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور لوگوں میں صلح کرواؤ کیونکہ ربِّ کریم بھی قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نِکات!

آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**قیامت کا امتحان**" سے پڑوسی کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1)فرمایا:اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کرے۔(تِرمِذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱)(2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔(الترغِیب والترھِیب، ۳/۲۸۶، حدیث:۳۹۰۷)☆"نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔(نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸)☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے۔(اسلامی بہن اسلامی بہن ہی سے پردے میں رہ کر سلام کرے)☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے ☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے☆اُس کی لغزِشوں سے در گزر کرے،☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے۔☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆ وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جا رہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے،☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف میں مبتلا ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔(اِحیاء العلوم، ۲/۲۶۷ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد